السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک روایت میں آیا ہے کہ "جب تم دیکھوکہ خراسان کی جانب سے سیاہ جھنڈے نکل آئے تو اس لشکر میں شامل ہوجاؤچاہے تمھیں اس کے لیے برف پر گھسٹ کر (کرالنگ کر کے) کیوں نہ جانا پڑے کہ اس لشکر میں اللہ کے آخری خلیفہ مہدی ہوں گے۔ (دیکھئے ابولبابہ شاہ منصور دیوبندی کی کتاب "دجال کون؟ کب؟ کہاں؟" ص35۔36 واللفظ لہ بحوالہ الفتن النعیم بن حماد896) المستعدرک للحاکم: 8564عاصم عمر دیوبندی کی کتاب ("تیسری جنگ عظیم اور دجال" ص56بحوالہ مستدرک 4/1510اور سنن ابن ماجہ 2/1367) کیا یہ روایت صحیح ہے؟ تحقیق کر کے جواب دیں۔ شکریہ۔ (محمد عاطف خان جوہر ٹاؤن لاہور

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ روایت"

عن سُفیَان الثَّورِيِّ، عن خَالِدٍ الحَذَّاءِ، عن أَبِي قِلَابَةَ، عن أَبِي أَسمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عن ثَوبَانَ" کی سند سے درج ذیل کتابوں میں موجود ہے۔"

سنن ابن ماجہ (4084)۔1

المستدرک للحاکم (4/463۔464ح8432وصححہ علی شرط الشیخین دوافقہ الذہبی)۔2

مسند الرویانی (ج1ص317۔418ح3637)۔3

دلائل النبوۃ للبیہقی (6/515وقال: تفرد بہ عبدالرزاق عن الثوری)۔4

السنن الواردۃ فی الفتن وغوائلہا والساعۃ واشراطہا للدانی (5/1032۔1033ح5548)۔5

اس کے راوی امام سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ ومتقن امام ہونے کے باوجود مشہور مدلس تھے ابوزرعہ ابن العراقی نے کہا: "مشہور بالتدلیس" (کتاب المدلسین ص52رقم 21)

ابن العجمی اور سیوطی دونوں نے کہا: "مشہور بہ (التبیین لاسماء المدلسین 25،اسماء المدلسین 18)

حافظ ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ مدلس راوی جو ثقہ عادل ہیں ہم ان کی صرف ان مرویات ہی سے حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کریں مثلاً سفیان ثوری اعمش اور ابو اسحاق وغیرہم (الاحسان 1/90)علمی مقالات ج1ص266ھ3ص308)

عینی حنفی نے کہا اور سفیان (ثوری) مدلسین میں سے تھے اور مدلس کی عن والی روایت حجت نہیں ہوتی الایہ کہ اس کی تصریح سماع دوسری سند سے ثابت ہوجائے۔ (عمدۃ القاری 3/112الحدیث حضرو66ص27) ابن (الترکمانی حنفی نے ایک روایت پر جرح کرتے ہوئے کہا: اس میں تین علتیں (وجہ ضعیف) ہیں ثوری مدلس ہیں اور انھوں نے یہ روایت عن سے بیان کی ہے۔ (الجوہر النقی)8/262

اس روایت میں بھی سفیان ثوری کے سماع کی تصریح نہیں لہٰذا یہ ضعیف ہے اور یاد رہے کہ درج بالا تصریحات اور دیگر دلائل کی رو سے سفیان ثوری کو مدلسین کے طبقہ ثانیہ میں ذکر کرنا غلط ہے۔ نیز دیکھئے الحدیث 67ص3211:)

سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک دوسری مرفوع روایت میں بھی خراسان کی طرف سے کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے۔ (مسند احمد 5/277ح22387 دلائل النبوۃ للبیہقی 6/516العلل المتناہیہ لابن الجوزی 1445)

یہ سند کئی وجہ سے ضعیف ہے علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے۔ (تقریب التہذیب 4734)

شریک القاضی مدلس ہیں اور سند عن سے ہے نیز روایت منقطع بھی ہے۔

تنبیہ: سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف روایت میں آیا ہے کہ

"إِذارأیتم الرایات السود خرجت من قبل خراسان فأتوہا ولو حبوا، فإن فیھا خلیفۃ اللہ المھدي"

(جب تم دیکھو کہ خراسان کی طرف سے کالے جھنڈے نکلیں تو ادھر جاؤ، کیونکہ وہاں اللہ کے خلیفہ مہدی ہوں گے ۔ (المستدرک للحاکم 4/502 ح 8531 وصححہ علیٰ شرط الشیخین دلائل النبوۃ 6/516

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے اور یہ مرفوع حکماً ہے ۔

عبدالوہاب بن عطاء نے سماع کی تصریح کر دی ہے اور یحییٰ بن ابی طالب جمہور کے نزدیک موثق ہونے کی وجہ سے حسن الحدیث راوی تھے ۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ایک طویل روایت میں کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے ۔

دیکھئے سنن ابن ماجہ (4082) مصنف ابن ابی شیبہ (15/235 ح 37716) مسند ابن ابی شیبہ (1/209۔210 ح 308) مسند الشافعی (1/347 ح 329) مسند ابی یعلیٰ (5/1783) دوسرا نسخہ 6/232) الضعفاء للعقیلی (4/381) الفتن للدانی (5/1031۔1032 ح 547) الفتن للامام نعیم بن حماد الصدوق (852

اس کا راوی یزید بن ابی زیاد الکوفی جمہور محدثین کے نزدیک ضعیف ہے ۔

(دیکھئے ہدی الساری لابن حجر (ص 459) اور زوائد سنن ابن ماجہ للبوصیری (2116

المستدرک للحاکم (4/464 ح 8434) میں ایک موضوع روایت ہے ۔ جس کا بیان کرنا جائز نہیں ہے ۔ "قال الذھبی ھذا موضوع "سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب ایک روایت میں بھی کالے جھنڈوں کا ذکر آیا ہے ۔

دیکھئے سنن الترمذی 22۔69 وقال ھذا حدیث غریب حسن مسند احمد 2/365 ح 8775 الاوسط للطبرانی 3/323 ح النبوۃ للبیھقی 6/516) 3560 اس روایت میں رشدین بن سعد ضعیف ہے اسے جمہور نے) ضعیف قرار دیا ہے ۔

(دیکھئے تخریج الاحیاء للعراقی (4/84) مجمع الزوائد (5/66،1/58،201) اور اتحاف السادۃ المتقین (9/53

(کتاب الفتن للامام الصدوق نعیم بن حماد المروزی میں کئی ضعیف و مردود روایات و آثار موجود ہیں ۔ (دیکھئے 851۔866

(خلاصۃ التحقیق : یہ روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں لیکن سیدنا ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً (یعنی صحابی کے قول کے طور پر) ثابت ہے ۔ (28۔ اکتوبر 2010ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد 3۔ اصول، تخریج الروایات اوران کا حکم-صفحہ 180

محدث فتویٰ